صحبتے با اولیاء

مَلفُوظَات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ
کے مجلسی ملفوظات و ارشادات جن
سے اصلاح نفس، احسان، فکر آخرت
اور ایمان و یقین کی کیفیت پیدا کرنے
کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

مرتبہ
مولانا تقی الدین ندوی مظاہری

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

صحبتے با اولیاء

ملفوظات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ

(حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے مجلسی ملفوظات وارشادات، جن سے
اصلاحِ نفس، فکرِ آخرت، ایمان ویقین کی کیفیت پیدا کرنے کا جذبہ
بیدار ہوتا ہے اور تصوّف و احسان کے رموز وآداب دلنشیں ہوتے ہیں)

مرتبہ:

مولانا تقی الدّین ندوی مظاہری

ناشر:
ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی ناشران وتاجران کتب
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

(مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی)

تئیسویں مجلس

۲۳ ر رمضان المبارک

دُعا کے درجات ارشاد فرمایا:۔ "ارشاد الملوک" آسان ہے اور "اکمال الشیم" ذرا اونچی ہے، اکمال میں ص عصر کے بعد دعا کا جو مضمون ہو رہا تھا، کہ "اپنے مولیٰ سے دعا و سوال کرنا کچھ عمدہ اور معتبر حال نہیں، پسندیدہ حال یہ ہے کہ تجھ کو حسنِ ادب عطا ہو جائے"۔ اور اس کے بعد یہ عبارت ہے،" بسا اوقات حسن ادب عارفین کو ترک سوال کی راہنمائی کرتا ہے، اس لئے کہ قسمت ازلی پر صبر کرتا ہوتا ہے، اور ذکر کی مشغولی سوال کی مہلت نہیں دیتی" الخ۔ ارشاد فرمایا:۔ بات تو بالکل ٹھیک ہے، مگر لوگوں کے مختلف حالات ہوتے ہیں، انھوں نے خود لکھدیا ہے کہ افضل و اعلیٰ حالت یہی ہے کہ ہر امر میں دعا کرتا رہے: جیسے کہ حضورؐ کی شان تھی" دعا کے تین درجات ہیں، ایک مبتدی کا مانگنا، مبتدی کے لئے ضروری ہے کہ خوب خوب دعا کرتے رہے اور مانگا کرے ایک متوسط کا درجہ ہے، ہم نے بچپن میں ایک قصہ سنا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے جب آگ میں ڈالا تو انھوں نے فرمایا" علمہ بحالی حسبی بسوالی": حق تعالیٰ کا میری حالت کا علم میرے سوال کے لئے کافی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان کے یہی مناسب تھا سب سے اونچا درجہ عاشق کے مانگنے کا ہے، یہ مانگنا معشوق کی خوشامد کے لئے ہوتا ہے اس میں ایک لذت و لطف کی شان ہوتی ہے، یہی حضورؐ کی شان تھی، حضورؐ کا عمل سب سے اونچا ہے۔

ایک بزرگ کا قصہ ہے کہ ان کے زمانے میں قحط پڑ گیا، صلوٰۃ الاستسقاء پڑھی گئی، مگر بارش

نہیں ہوئی، کسی نے جاکر کہا کہ خلقت مر رہی ہے۔ آپ بارش کے لئے دعا کریں، انہوں نے کہا کہ "میری بلا سے۔" ہر شخص کے مختلف حالات ہوتے ہیں، ناز کرنے کے لئے گلاب جیسا منہ چاہیئے ہر ایک کے لئے مناسب نہیں۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ بعض دفعہ ایسی باتیں فرماتے تھے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ فرماتے جو باتیں یہ کہتے ہیں، اگر ہم کہنے لگیں تو گردن ناپ دی جائے ہر شخص کا ایک منصب ہوتا ہے ان بزرگ سے بارش کی دعا کے لئے جب لوگوں نے بہت اصرار کیا تو انہوں نے کہا کہ "میری اللہ میاں سے لڑائی ہو رہی ہے" پھر خدام سے فرمایا میری لنگی دھوپ میں لے جاکر ڈال دو وہ اس کو سوکھنے نہیں دیں گے چنانچہ خدام نے دھوپ میں ڈال دیا، ابر آیا اور خوب بارش ہوئی انہوں نے فرمایا کہ بھائی میں نے کہا تھا کہ سوکھنے نہیں دیں گے، بھائی محبت میں ناز و نخرے سب برمحل ہیں اگر ہم کہیں تو مفتی کفر کا فتویٰ دیں گے

عین الرضا عن کل عیب کلیلۃ   کما ان عین السخط تبدی المساویا

میرے دوستو! مالک سے مانگو اور اس طریقہ سے مانگو جیسے حضورؐ نے مانگا، خوشامد میں لذت ہوتی ہے۔

کیمیا گر کا قصہ فرمایا۔ ہم نے ایک قصہ سن رکھا تھا، ایک بادشاہ تھا اس کو کیمیا کی دھت تھی، ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جن کو اس کی دھت تھی وہ راستہ چلتے زمین میں جڑی بوٹی کی تحقیق و تفتیش کرتے چلتے ہیں ان کے ساتھ راستہ چلنا مشکل ہو جاتا ہے جس کو کیمیا کی دھت ہو جاتی ہے اس کو کھانے پینے اور کسی چیز میں مزہ نہیں آتا۔ بادشاہ نے اپنے درباریوں سے ایسے آدمی کی تلاش کیلئے کہا جو کیمیا کا فن جانتا ہو، ان لوگوں نے ایک سنار کا پتہ بتایا اس کو دربار میں حاضر کیا گیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ "اگر مجھے کیمیا کا فن آتا تو میری یہ خستہ حالت کیوں ہوتی۔" بادشاہ کی سمجھ میں یہ بات آگئی چنانچہ اس نے اس کو واپس کر دیا، مگر وزراء نے کہا کہ اس کو یہ فن آتا ہے۔ بادشاہ کو کیمیا کی دھت تو تھی ہی وہ اپنا بھیس